21467 ـ دوران سفر فجر كے باقی نمازوں كی سنت مؤكدہ ترك كرنا

سوال

مجھے علم ہے كہ دوران سفر نماز قصر كرنی افضل ہے، لیكن كیا ہم سنتیں ادا كرینگے یا نہیں؟
میرے علم كے مطابق میں تو سنتیں ادا كرتا ہوں كیونكہ مجھے اس میں كوئی حدیث نہیں ملی.

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

سفر میں نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم كا طریقہ تھا كہ آپ فرائض پر ہی اقتصار كرتے، اور یہ ثابت نہیں كہ دوران سفر نبی كریم صلی اللہ علیہ وسلم فرائض سے قبل یا بعد میں سنتیں ادا كرتے تھے.

عاصم بن عمر بن خطاب بیان كرتے ہیں كہ میں مكہ كے راستے میں ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما كے ساتھ تھا تو انہوں نے ہمیں ظہر كی نماز دو ركعت پڑھائی اور چل پڑے تو ہم بھی ان كے ساتھ چل پڑے حتی كہ وہ اپنے پڑاؤ والی جگہ میں آئے اور بیٹھ گئے تو ہم بھی ان كے ساتھ بیٹھ گئے ان كی نظر وہاں پڑی جس جگہ انہوں نے نماز پڑھائی تھی تو كچھ لوگوں كو وہاں كھڑے ہوئے دیكھا تو فرمانے لگے:

یہ لوگ كیا كر رہے ہیں ؟ تو میں نے عرض كیا: تسبیح كر رہے ہیں (یعنی نفلی نماز ادا كر رہے ہیں) تو ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما فرمانے لگے: اگر میں تسبیح كرنے والا ہوتا (یعنی فرضی نماز كے بعد نفلی نماز ادا كرنے والا ہوتا) تو میں اپنی نماز مكمل پڑھتا.

میرے بھتیجے میں نے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم كی صحبت میں كئی ایك سفر كیے تو انہوں نے دو ركعت سے زیادہ ادا نہیں كیں حتی كہ انہیں اللہ تعالی نے فوت كر دیا، اور میں نے ابو بكر رضی اللہ تعالی عنہ كی صحبت بھی اختیار كی تو انہوں نے بھی فوت ہونے تك دو ركعت سے زیادہ ادا نہیں كیں، اورمیں نے عمر رضی اللہ تعالی عنہ كی صحبت میں بھی سفر كیے انہوں نے بھی دو ركعت سے زیادہ ادا نہیں كیں، حتی كہ اللہ تعالی نے انہیں فوت كر دیا، پھر میں نے عثمان رضی اللہ تعالی عنہ كے بھی ساتھ رہا انہوں نے بھی دو ركعت سے زیادہ ادا نہ كیں حتی كہ اللہ تعالی نے انہیں فوت كر دیا، اور پھر اللہ سبحانہ وتعالی كا فرمان بھی ہے:

یقینا تمہارے لیے رسول كریم صلی اللہ علیہ وسلم میں بہترین نمونہ ہے.

ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(اور یہ ان (ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما) کی فقہ میں سے ہے کہ اللہ تعالی نے مسافر کے لیے تخفیف کرتے ہوئے چار رکعت والی نماز میں نصف کو ختم کر دیا، اور اگر اس کے لیے نماز سے قبل اور بعد میں دو رکعت ادا کرنی مشروع ہوتیں تو نماز مکمل کرنی زیادہ اولی اور بہتر تھی)

دیکھیں: زاد المعاد (1 / 316).

اور اسی طرح سنن مؤکدہ ادا نہ کرنے کی مشروعیت پر مندرجہ ذیل حدیث دلالت کرتی ہے:

ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے جمع (یعنی مزدلفہ) میں مغرب اور عشاء کی نماز جمع کر کے ادا فرمائی، اور ہر ایك نماز کی جماعت اقامت کہہ کر کروائی اور ان دونوں نمازوں کے مابین اور نہ ہی ان کے بعد کوئی نماز ادا کی"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1673).

اور جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم چلے حتی کہ میدان عرفات پہنچے تو ان کا خیمہ وادی نمرہ میں نصب کیا جا چکا تھا تو آپ وہاں اتر پڑے حتی کہ سورج زائل ہو گیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اونٹنی قصواء کو چلنے کا حکم دیا حتی کہ جب وادی میں پہنچے تو وہاں لوگوں کو خطاب کیا اور پھر بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان کہی اور پھر اقامت تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ظہر کی نماز پڑھائی اور پھر عصر اور ان دونوں نمازوں کے مابین کوئی نماز ادا نہیں کی"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1218).

لیکن اس سے فجر کی سنت مؤکدہ مستثنی ہیں، کیونکہ یہ سفر میں بھی اسی طرح ادا کی جائینگی جس طرح حضر میں ادا کی جاتی ہیں، ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا سفر میں طریقہ یہ تھا کہ سفر میں صرف فرض ادا فرماتے تھے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ انہوں نے نماز سے قبل اور بعد میں کوئی نماز ادا کرتے، لیکن نماز وتر اور فجر کی سنتیں ضرور ادا فرماتے تھے، کیونکہ یہ دونوں نہ تو سفر میں اور نہ ہی حضر میں ترک فرمائی).

دیکھیں: زاد المعاد لابن قیم (1 / 473).

اور ایك مقام پر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

(نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نوافل میں سے سب سے زیادہ فجر کی سنتوں کی حفاظت اور خیال کرتے تھے، اسی لیے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر اور فجر کی سنتیں کبھی ترك نہ کیں نہ تو سفر میں اور نہ ہی حضر میں دوسری سنتوں کے مقابلے میں نماز وتر اور فجر کی سنتیں سفر اور حضر میں بھی ادا کرتے رہے، لیکن باقی سنتوں کے متعلق یہ منقول نہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سفر میں ادا کي ہوں)

دیکھیں: زاد المعاد لابن قیم (1 / 315).

ابو قتادہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ایك سفر میں تھے تو آپ نے پڑاؤ کیا اور میں نے بھی آپ کے ساتھ پڑاؤ کیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

دیکھو، تو میں نے کہا یہ ایك سوار اور یہ دو اور تین سوار ہیں حتی کہ ہم سات ہو گئے تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: ہماری نماز کا خیال کرنا، یعنی نماز فجر کا، تو ان سب کے کانوں پردہ ڈال دیا گیا اور انہیں سورج کی تپش نے بیدار کیا تو سب اٹھ کر چل پڑے اور کچھ سفر کرنے کے بعد اتر کیا وضوء کیا اور بلال رضی اللہ تعالی عنہ نے اذان کہی تو سب نے فجر کی سنتیں ادا کیں اور پھر نماز فجر ادا کر کے سوار ہو گئے اور ایك دوسرے کو کہنے لگے:

ہم نے اپنی نماز میں کوتاہی کی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے: یہ نیند میں کوتاہی نہ تھی بلکہ بیدار ہونے میں کوتاہی ہوئی اس لیے اگر تم میں سے کوئی نماز بھول جائے تو وہ اسی وقت نماز ادا کر لے جب اسے یاد آئے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (681).

اور مسلم میں ہی کتاب صلاۃ المسافرین میں حدیث مذکور ہے:

عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ: " نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم صبح کی دو رکعتوں کا جتنا خیال رکھتے اتنا کسی بھی نفلی نماز کا خیال نہیں کرتے تھے"

صحیح مسلم حدیث نمبر (724).

اور اسی طرح مسافر کے لیے نماز وتر کی ادائیگی بھی مشروع ہے، اور اسی طرح قیام اللیل، اور چاشت کی نماز، اور ہر سبب والی نماز مثلا تحیۃ الوضوء اور توبہ کی نماز اور تحیۃ المسجد اور طواف کی رکعات وغیرہ ادا کرنا بھی مشروع ہے، اور اسی طرح مطلقا نوافل کی ادائیگی بھی ممنوع نہیں.

اس کی دلیل مندرجہ ذیل احادیث ہیں:

1 ـ ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" میرے خلیل صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے تین اشیاء کی نصیحت فرمائی کہ میں انہیں نہ تو سفر میں ترک کروں اور نہ ہی حضر میں: چاشت کی دو رکعت، اور مہینہ میں تین یوم کے روزے رکھنا، اور وتر ادا کر کے سونا"

صحیح سنن ابو داود حدیث نمبر (1269).

2 ـ ابن عمر رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سفر میں رات کی نماز اپنی سواری پر ہی ادا کرتے چاہے سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی، لیکن فرضی نماز نہیں، اور نماز میں اشارہ کرتے، اور وتر بھی سواری پر ہی ادا فرماتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1000).

اور ایك روایت میں ہے:

" نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اپنی سواری پر ہی تسبیح کرتے، سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی، اور وتر بھی سواری پر ہی ادا کرتے، لیکن فرضی نماز سواری پر ادا نہیں فرماتے تھے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (1098).

3 ـ جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہما بیان کرتے ہیں کہ:

" سواری جس طرف بھی متوجہ ہوتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سواری پر ہی نماز ادا کرتے اور جب فرضی نماز ادا کرنا چاہتے تو سواری سے اتر کر قبلہ رخ ہوتے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (400).

4 ـ عمر بن عبد اللہ کے غلام ابو نضر بیان کرتے ہیں کہ ام ہانی بنت ابی طالب کے غلام ابو مرہ نے انہیں بتایا کہ

انہوں نے ام ہانی سے سنا وہ کہہ رہی تھیں میں فتح مکہ کے سال نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس گئی تو وہ غسل کر رہے تھے اور ان کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ تعالی عنہا نے پردہ کیا ہوا تھا وہ کہتی ہیں میں نے انہیں سلام کیا تو وہ کہنے لگے: یہ کون ہے ؟

تو میں نے کہا میں ام ہانی بنت ابی طالب ہوں، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے:

ام ہانی خوش آمدید، جب غسل سے فارغ ہوئے تو اٹھ کر ایك ہی کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعت ادا کیں اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو میں نے کہا اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں جائے بھائی کا خیال ہے کہ وہ اس شخص کو قتل کر دے گا فلاں ابن ہبیرہ جسے میں نے پناہ دی ہے، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

" اے ام ہانی جسے تو نے پناہ دی ہم نے بھی اسے پناہ دی، اور یہ وقت چاشت کا تھا"

صحیح بخاری حدیث نمبر (357).

مسافر کے لیے سنن مؤکدہ ترك کرنے کی مشروعیت اور صرف نماز فجر کی دو سنتوں پر ہی اکتفاء بیان کرنے کا مقصد ہے، اسی طرح مسافر کے لیے مشروع ہے کہ وہ نماز وتر اور چاشت کی نماز اور سببی نماز کا بھی خیال رکھے اور اسے ادا کرے.

اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ بعض لوگوں کی زبانوں سے جو یہ نکلتا ہے کہ سفر میں سنتیں ادا نہ کرنا سنت ہے، یہ غلط اور فی نفسہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی صحیح سنت کے خلاف ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ یہ تو نماز ظہر اور مغرب اور عشاء سے پہلے اور بعد والی سنت مؤکدہ کے ساتھ مقید ہے.

واللہ اعلم .